مغربی سائنس کی فقہی تعاقب

انسانی کلوننگ کی شرعی جائزہ

''التحقیق الصماعی فی التلقیح الصناعی''

مولانا عبد الوھاب چاچڑ

حضرت مولانا عبدالوہاب چاچڑ ملک کے معروف علمی شخصیت ہیں موصوف مجلّہ ''شریعت'' کی مدیرِ اعلیٰ اور جامعہ عربیہ دارالعلوم الشرعیہ روہڑی سکھر کے دارالافتاء کے رئیس ہیں۔ فاضل موصوف کی تحریر کا ہر سطر نہایت جامع، عام فہم اور مدلل ہوتا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ موصوف کا اسی ذوق کی عکاسی کرتا ہے۔ جو برائے تحقیق فقہی مجلس ایبٹ آباد منعقدہ زیرِ اہتمام جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بمورخہ 2 اگست 2001ء پیش کر دیا گیا ہے۔

اس اہم موضوع پر محققین کے تحقیقات بترتیب حاضر خدمت کئے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

ذیلی عنوانات

1 ...... انسانوں کی خلقت کے اطوار

2 ...... ایک مفید نکتہ

3 ...... کلوننگ میں شرعی احکام

آج کے ترقی یافتہ دور، سائنسی انکشافات اور ایجادات کی دور نے دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اور اسلام کے سواء باقی تمام مذاہب عالم کو لایعنی بنادیا ہے۔ حیرت انگیز سائنسی ایجادات کو بعض اہل علم نے اس تناظر میں دیکھا ہے کہ ایجادات کی یہ تحریک مذاہب کو مات دینے اور قدرت خداوندی میں شک پیدا کرنے بلکہ تکذیب کرنے کی ایک بھیانک سازش ہے۔

حقیقت اس طرح نہیں ہے سائنسی انکشافات اور ایجادات میں سرگرم ماہرین کی نیت کچھ بھی ہو لیکن اس سے قرآن وحدیث کی خدمت ہو رہی ہے۔ اسلامی حقائق کھل رہے ہیں اور قرآن زیادہ واضح اور سھل الفھم ہو رہا ہے۔ دنیا کتنی بھی ترقی کرے اور سائنس کتنے بھی سوالات لائے سب کے جوابات احسن طریقے سے قرآن وحدیث میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔ بلکہ جن آیات قرآنی و احادیث صحیحہ کا سمجھنا پہلے کچھ مشکل تھا وہ مشکلات القرآن اور مشکل الآثار بخوبی حل ہو رہے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے فارمولے اور عملی تجربہ نے دنیا کو حیران کر دیا تھا۔ ابھی دنیا سنبھلی بھی نہیں تھی کہ کلوننگ نے دنیا کو دہشت زدہ کر دیا۔ کلوننگ کی حقیقت اور شرعی حیثیت سے پہلے کچھ تمہیدی باتیں بیان کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہیں، مخلوق کی ایجاد دو طرح سے ہوتی آئی ہے امر سے اور خلق سے الا لہ الخلق و الامر تبارک اللہ رب العالمین (سورۃ الاعراف ٥٤) خلق کا مطلب ہے الایجاد و الاحداث من مادۃ (کسی مادہ سے چیز کو پیدا کرنا) اور امر کا مطلب ہے بغیر مادہ کے کُن (ہو جا) سے ایجاد کرنا۔ ہر تخلیق میں کُن اور أمر کا دخل ہے۔ جتنے بھی اصول، مادے، عناصر وغیرہ ہیں سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ عدم سے وجود میں لانے والی وہی ہستی ہے ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکوراً (سورۃ الدھر 1) جب تمام تخلیقی مواد أمر اور کُن سے پیدا ہوتے ہیں تو تخلیق کا سلسلہ کُن ہی سے جا کر ملتا ہے۔

عام طور پر حیوانات کی خلقت جنسی اختلاط سے ہوتی ہے جس سے مذکر (نر) و مؤنث (مادہ) کے خاص جنسی مواد مؤنث کے بیضہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ بعض جانوروں کے بیضہ میں جنین کی پرورش کا پورا مواد موجود ہوتا ہے۔ پختہ ہونے پر مؤنث بیضہ کو باہر پھینکتی ہے اور مطلوبہ درجہ کی حرارت میں رہنے کے بعد اس انڈے کو پھوڑ کر بچہ باہر نکلتا ہے مرغی کے انڈہ پر مرغی بیٹھ کر گرمی کا بندوبست کرتی ہے۔ چھوٹا کچھوا اپنے انڈوں کو ریت میں دفن کرتا ہے اس انڈے کے لئے اتنی گرمی کافی ہوتی ہے بڑے کچھوے اپنے بیضوں کو اپنی نظر سے حرارت پہنچاتے ہیں۔

علامہ کمال الدین دمیریؒ نے فرمایا ہے و ھی اذا باضت صرفت ھمتھا الی بیضھا بالنظر الیہ ولاتزال کذالک حتی یخلق اللہ تعالیٰ بیضہ منھا اذ لیس لھا ان تحضنہ حتی یکمل حرارتھا لان أسفلھا صلب لا حرارۃ فیہ(١)

کچھوا انڈہ دینے کے بعد اپنی ہمت (پختہ ارادہ) بیضہ کی طرف کرتا ہے بچہ پیدا ہونے تک اس کو دیکھتا رہتا ہے۔ کیونکہ وہ انڈے پر بیٹھ کر اس کو حرارت نہیں پہنچا سکتا اس لئے کہ کچھوے کا نچلا حصہ سخت ہے اس میں گرمی نہیں ہے۔ اور کچھ جاندار مؤنثات کا وہ بیضہ اس کے رحم میں داخل ہو کر محفوظ ہو جاتا ہے وہاں اس کو مطلوبہ حرارت میسر ہوتی ہے اور بچہ اپنی خوراک اس مؤنث کے جسم سے لیتا ہے۔ اور بچہ کی ناف سے ملی ہوئی ڈرپ نما نلکی کے ذریعے ماں سے اپنی مطلوبہ خوراک لیتا رہتا ہے۔ اور مقرر وقت پر بچہ باہر آتا ہے۔

الم نخلقکم من ماء مھین فجعلناہ فی قرار مکین الی قدر معلوم فقدرنا فنعم القادرون ویل یومئذ للمکذبین" (سورۃ مرسلات آیت ٢٠۔ ٢٤) قریب قریب ایسا ہی مضمون سورۃ مؤمنون کی آیت ١٢۔١٣ میں بھی ہے۔ کیا ہم نے تم کو ایک خسیس پانی سے نہیں بنایا؟ پھر اس پانی کو محفوظ ترین قرارگاہ (رحم) میں کر دیا مدت معلوم تک ہم نے ہی اس کا پورا اندازہ کیا ہے اور ہم بہترین اندازہ کرنے والے ہیں (اس کے باوجود) جو لوگ (میری وحدت وقدرت کو) جھٹلائیں ان کے لئے اس روز (قیامت) بربادی ہے۔ انڈہ باہر پرورش پائے یا رحم میں رہے دوران خلقت اس کے اوپر جو اطوار اور ادوار گزرتے ہیں اور بچہ جن مراحل میں منتقل ہوتے ہوئے کمال کو پہنچتا ہے اس کو قرآن مجید میں شرح بسط سے

ذکر فرمایا ہے۔۱۴ صدیوں کے بعد آج کے اسبابی کشفیات نے اس کی ظہوری تصدیق کی ہے یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے اور اس کے کلام الٰہی ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ سورۃ مؤمنون کی آیات ۱۲ تا ۱۵ میں مذکور ہے کہ نطفہ قرار مکین (رحم) میں آتا ہے ہم اس کو علقہ (خون کا ملغوبہ) بناتے ہیں۔ پھر اس کو مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کرتے ہیں۔ پھر مضغہ کو ہڈیوں کی شکل میں لاتے ہیں پھر ہڈیوں (کے پنجرہ) پر گوشت چڑھاتے ہیں اس کے بعد اس میں ایک نئی تخلیق کرتے ہیں۔ (کہ وہ عام جانور سے انسان کی صورت میں آجاتا ہے)

مچھلی واحد جاندار ہے جس کی عام پیدائش مختلف طریقوں سے ہوتی ہے بعض مچھلیاں انڈہ دیتی ہیں اور کچھ مچھلیاں کیچڑ کے اندر موجود جرثوموں سے وجود میں آجاتی ہے۔ علامہ کمال الدین دمیری (متوفی ۸.۸ھ) نے فرمایا ہے و من السمک ما یتولد بسفاد و منه ما یتولد بغیره اما من الطین او من الرمل و هو الغالب فی انواعه و الغالب یتولد من العفونات وبیض السمک لیس له بیاض ولا صفرة انما هولون واحد (۲) بعض مچھلیاں نر مادہ کے میلاپ سے پیدا ہوتی ہیں اور زیادہ تر کیچڑ یا ریت (کے جراثیم) سے پیدا ہوتی ہے۔ مچھلیوں کے انڈے کے اندر صرف زردی ہوتی ہے سفیدی بالکل نہیں ہوتی مادہ سانپ انڈہ دیتی ہے لیکن نر مادہ کا معروف طریقہ سے جنسی میلاپ نہیں ہوتا بس دونوں آپس میں لپٹ جاتے ہیں اسی سے مؤنث کے اندر انڈہ جنم لیتا ہے۔ علامہ دمیریؒ نے فرمایا ہے ولیس للحیاة سفاد یعرف و انما هو التواء بعضها علی بعض (۳) بہر حال جاندار چیزوں کی خلقت میں ہماری عبرت کیلئے خالق کائنات نے کئی طریقے رکھے ہیں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ تخلیق کائنات میں قدرت الٰہی کسی ایک طریقہ میں بند نہیں۔ جانداروں میں اعلیٰ درجہ کا جاندار انسان ہے اس کی خلقت میں بھی عام اور معروف طریقہ جنسی ملاپ کے بغیر بھی کئی دوسرے طریقوں کا ظہور ہوا ہے یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ انسانی بلکہ حیوانی خلقت کا عام طریقہ جنسی ملاپ ہے جس میں مادہ منویہ نر کا اور مواد منویہ مؤنث کا جس میں بیضہ ممزوج ہوتا ہے۔ یہ مواد آپس میں ملتے ہیں اور رحم میں قرار پاتے ہیں۔ اور وہیں بچہ پرورش پا کر باہر آتا ہے قرآن مجید میں اس کے متعلق بہت سی آیات ہیں مؤنث کے منویہ مواد میں جو بیضہ ہوتا ہے اور کچھ وقت کے بعد بچہ کی صورت لیتا ہے اور انسانوں اور عام جانوروں میں وہ انڈہ مؤنث کے رحم میں قرار پاتا ہے اور وہیں بچہ کی پرورش ہوتی ہے اور مقرر وقت پر باہر آتا ہے۔

انسانوں کی خلقت کے اطوار:-

(۱) انسان اول کی جسمانی خلقت مٹی کے اجزاء اور پانی کے ملانے سے ہوئی اور وہ جسم باہر کھلے میدان میں مکمل ہوا اور مقررہ وقت پر روح انسانی داخل کر کے قدرت نے اس کو مکمل انسان بنایا۔ قرآن حکیم میں ہے ان مثل عیسیٰ عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون (سورۃ آل عمران آیت ۵۹) عیسیٰؑ (کی پیدائش بغیر جنسی ملاپ) کا مثال آدم کی طرح ہے جس کو (بھی بغیر جنسی ملاپ کے) مٹی سے بنایا پھر کہا اس کو ہو جا تو ہو گیا ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حمأ مسنون (سورۃ حجر ۲۶) یعنی اور بنایا ہم نے آدمی (آدم) کو کھنکھناتے سنے ہوئی گارے سے۔

(۲) اول انسان (آدم) کے پہلو میں دنبل نما ابھارا ہوا بالآخر اس میں سے حوا کا جنم رو بہ ظہور ہوا۔ قرآن حکیم میں ہے یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا کثیرا و نساء (سورۃ نساء آیت ۱) یعنی اے انسانوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس (انسان) سے پیدا فرمایا اور اس انسان (اول) سے اس کی زوجہ کو پیدا کیا اور (بعد میں) ان دونوں سے بہت سے مرد و زن اور بہت سی عورتوں کو پیدا کر کے (عالم دنیا میں) بکھیر دیا۔ تقریباً یہی مضمون سورۃ اعراف کی ایت ۱۸۹ اور سورۃ زمر آیت ۶ کا ہے۔ حدیث میں حوا کی خلقت کا ذکر وضاحت کے ساتھ اس طرح آیا ہے استوصوا بالنساء فان المرأۃ خلقت من ضلع و ان اعوج شئ فی الضلع الایسر اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ و ان ترکتہ لم یزل اعوج استوصوا بالنساء" (صحیح بخاری حدیث ۳۳۳۱ فتح الباری ۳۶۳/۶) یعنی میری وصیت قبول کرو عورتوں کے متعلق بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے اگر تو نے اس کو (سختی کے ساتھ) سیدھا کرنا چاہا تو اس کو توڑ دے گا اور اگر اس کو بالکل چھوڑ دیا تو زیادہ ٹیڑھی ہوتی جائے گی اس لئے عورتوں کے بارے (حسن سلوک کرنے کی) میری وصیت قبول کرو۔ فتح الباری میں ہے اخرجہ ابن اسحاق و زاد "الیسری من قبل ان یدخل الجنۃ و جعل مکانہ لحم" یعنی (محمد بن اسحاق نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس نے یہ الفاظ زیادہ لئے ہیں "بائیں پسلی سے پیدا کی گئی جنت میں جانے سے پہلے اور پسلی کا جو حصہ حوا کے پیدا کرنے میں صرف ہوا اس کے بدلے آدمؑ کی اس جگہ پر گوشت چڑھا دیا گیا۔ ابن اسحاق نے "المبتداء" میں حضرت ابن عباسؓ سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں ان حواء من ضلع آدم الاقصر الایسر و ھو نائم و کذا اخرجہ ابن ابی حازم و غیرہ من حدیث مجاھد" (فتح الباری ۲۵۳/۹ حدیث ۵۱۸۶) یعنی حواءؑ، آدمؑ کی سب سے زیادہ چھوٹی بائیں طرف کی پسلی سے پیدا کی گئی جب کہ آدمؑ نیند میں تھے۔ مطلب یہ ہے کہ جب دنبل نما ابھری ہوئی جسم سے حواءؑ نکلی جیسے انڈے کو پھوڑ کر مرغی کا بچہ نکلتا ہے تو اس وقت آدمؑ نیند میں تھے۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے فرمایا ہے "آدم موطن اول میں ایک ہی امام النوع تھا اس میں ذکورت اور انوثت کے مبداء موجود تھے۔ جب آدمؑ کے جسم سے انوثت کی قوت کو الگ کر کے بی بی حواء کی تخلیق کی گئی اب موطن ثانیہ میں انسان کے دو سلسلے شروع ہو گئے۔ مذکر اور مؤنث۔ مذکر کا امام النوع آدمؑ ہوا اور مؤنث کا امام النوع بی بی حواءؑ (۴) "عورت کا سلسلہ امام نوع اول مرد کے جسم سے ظہور پذیر ہوا ہے۔ اسلئے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا النساء شقائق الرجال آدم کی پہلی پیدائش میں امام نوع (کلی) کا ظہور تھا۔ پھر فعالیت اس میں ظاہر اور غالب ہوئی گویا مرکز انفعالیت اس سے منفصل اور جدا ہو گیا (۵) "انسانی فطرت نے فیصلہ کیا کہ قوت فعالیہ کو وہ نر کہتا ہے اور قوت انفعالیہ کو مادیہ کہتا ہے انسان کے سوا ہر چیز میں جہاں بھی فعالیت دیکھتا ہے اس کو نر اور جہاں انفعالیت دیکھتا ہے

اس کو مادیہ کہتا ہے"۔ "انسان دو جوڑوں سے پیدا ہوا اور وہ مختلف انواع نہیں بلکہ ایک ہی نوع کے افراد ہیں۔ خنثی مشکل کے وجود سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ صنفی جذبات متبدل ہو جاتے ہیں اور شخصیت کے اختلاف کی وجہ سے وہ پہچانا نہیں جاسکتا۔ یہ امر ہمیشہ انسانیت میں مجرب ہے کہ بعض خنثی اول میں انثی یعنی مادیہ ہوئے ہیں پھر قوت انوثت ضعیف ہو جاتی ہے اور وہ مرد بن جاتا ہے یا اسکے برعکس۔ اس طرح آلہ تناسل ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ذکر اور انثیٰ ایک ہی نوع سے ہیں جب یہ صنف دو صنفوں میں منتقل ہوتی ہے تو وہاں فعالیت مرکز میں تقدم میں ہوتا ہے اور جس نے یہ کہا کہ نر اور مادیہ برابر ہیں اس نے خرافات کی ہیں۔ فعالیت اور انفعالیت مساوی نہیں ہیں البتہ ان کی حیثیت باعتبار مصدر کے ایک ہے ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتی۔"

(۳) عیسیٰؑ کی ولادت صرف ماں کے مادہ سے ہوئی اور باپ کی جگہ روحانی قوت کا اثر ہوا۔ جبرائیلؑ نے بی بی مریمؑ کے عضو نہانی میں پھونک کر وہ قوت داخل کی۔ بی بی مریمؑ حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے گئی۔ عین غسل کے وقت کہ جسم کپڑوں سے عاری تھا۔ ایک حسین جمیل جوان انسان کی صورت میں غسل خانہ کے اوپر دیوار پر بی بی مریم کے سامنے قریب آ کر ظہور پذیر ہوا۔ حیض کے اختتام والے ایام میں عورت کے شہوانی جذبات ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ مزید اینکہ نہایت پرکشش حسین جمیل تازہ توانا جوان مرد اکیلی اور کپڑوں سے عاری حالت میں قریب تر آ کر کھڑا ہو جائے تو اس وقت عورت کے مادہ منویہ میں تحرک کا آنا فطری ہے۔ اگرچہ بی بی صاحبہ عفیفہ تھی اپنے جذبات پر قابو پا کر اس حسین جوان کو اللہ کا واسطہ دے کر چلے جانے کی التجاء کی۔ مطلب ہے کہ ایسی حالت میں بی بی مریمؑ کے اجزاء خاص میں اس کے رحم کا آنا فطری چیز ہے نہ گناہ ہے اور نہ عیب۔ حضرت جبرائیلؑ نے یہ کہہ کر اس کو تسلی دی کہ میں ملائک ہوں میں بیٹے کی بشارت دینے آیا ہوں اس موقع پر روحانی قوت کی تاثیر کرنے کیلئے اس نے بی بی مریمؑ کے عضو خاص میں پھونک ماری۔ عیسیٰؑ کی پیدائش میں صرف عورت کا مواد تھا مرد کا مواد اس میں شامل نہیں تھا اور بچہ کے جنم لینے کے لئے بی بی صاحبہ کا اپنا ہی رحم اس کام آیا۔

قرآن مجید کی سورت مریم میں ہے واذکر فی الکتاب مریم اذانتبذت من اھلھا مکاناً شرقیاً (١٦) فاتخذت من دونھم حجابا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا (١٧) قالت انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا (١٨) قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا (١٩) قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا (٢٠) قال کذالک قال ربک ھو علی ھین و لنجعلہ آیۃ للناس و رحمۃ منا و کان امراً مقضیاً (٢١) ترجمہ: اور مختصر تشریح از حضرت شیخ الھند و شیخ عثمانی اور ذکر کتاب میں مریم کا جب جدا ہوئی اپنے لوگوں سے (بیت المقدس کے) مشرقی مکان میں (یعنی غسل حیض کرنے کو یہ ہی اس کا پہلا حیض تھا) پھر پکڑ لیا لوگوں سے دور ایک پردہ پھر بھیجا ہم نے اپنا فرشتہ پھر بن کر آیا اس کے آگے آدمی پورا (یعنی حضرت جبرائیلؑ نوجوان خوبصورت مرد کی شکل میں پہنچا) بولی مجھ کو رحمٰن کی پناہ تجھ سے اگر ہے تو ڈر رکھنے والا بولا میں تو بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا کہ دے جاؤں تجھ کو ایک لڑکا ستھرا بولی کہاں سے ہوگا

میرے لڑکا اور نہیں چھوا مجھ کو آدمی نے (نکاح سے) اور میں بدکار بھی نہیں تھی بولا یوں ہی ہے فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے اور اس کو ہم کیا چاہتے ہیں لوگوں کیلئے نشانی اور مہربانی اپنی طرف سے اور ہے یہ کام مقرر ہو چکا۔

سورۃ تحریم کی آیت ۱۲ میں ہے و مریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنخفنا فیه من روحنا یعنی اور مریم بیٹی عمران کی جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو (حلال حرام سب سے) پھر ہم نے پھونک دی اس کی شرمگاہ میں ایک اپنی طرف سے جان۔ مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے فرمایا ''جب مریم بالغ ہوئی اور غسل کرنے کیلئے علیحدہ ہوئی تو فرشتہ آیا فرشتہ نے اس کو جواب دیتے ہوئے کہا اللہ کیلئے آسان ہے کہ ناقص سبب سے کامل چیز پیدا کر سکتا ہے۔ لوگوں کیلئے اس واقعہ میں آیت (عبرت حاصل کرنے کی بات) ہے جب سبب کامل ہوتا ہے تو چیز کو سبب کے واسطے سے اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جب سبب ادھورا ہوتا ہے اور اس ناقص سبب سے چیز پیدا ہو جائے تو اس چیز کو اللہ کی طرف نسبت کرتے ہیں رحمة منا کی معنی یہ ہے کہ اس کے بدن میں روحانیت کا شعبہ اغلب رہے گا۔ اس لئے کہ روحانیت نے باپ کی جگہ کام کیا ہے اس لئے تورات کے احکام کی حکمت آسانی سے یہود کو سمجھا سکیں گے۔ تو یہ اللہ کی ایک رحمت ہوئی۔ اس واقعہ کی پوری تاویل شاہ ولی اللہؒ نے تاویل الاحادیث میں کی ہے وہاں دیکھنا چاہئے تاویل الاحادیث کی بات پر ہم تھوڑا اضافہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ ایک روح متمثل (خاص شکل کے ساتھ) آئی اس سے ایک روح جدا ہوئی۔ روحانی قوت میں ہم یہ تاثیر مانتے ہیں کہ ارادہ کے ساتھ ایک وقت میں ایک جیسی دس شکلیں اختیار کرے تو ہو سکتا ہے۔ یہ فرشتہ انسان کی پوری شکل میں آیا۔ اس فرشتہ کے ارادہ سے اس فرشتہ کے وجود سے ایک روحانی وجود جدا ہوا اسی شکل کا وہ روح منفصل ہو کر ہوا کی صورت میں نفخ کے ذریعہ مریم کے فرج کے راستے سے پیٹ (رحم) میں گیا اور ہوا کے دغدغہ سے مریم کو انزال ہو گیا۔ یہ روحانی قوت اور جثہ وہاں منعقد ہوا۔ جہاں تک فرج میں نفخ کا مسئلہ ہے یا دوسری باتیں ہیں مثلاً کپڑوں سے عاری عورت کے سامنے کھڑا ہونا وغیرہ روحانی فرشتہ سے ان چیزوں کی وہ بات نہیں ہے جو انسان کیلئے ہے۔ فرشتہ کیلئے یہ باتیں کوئی مسئلہ نہیں ہیں بعض مجبوری حالت میں ایسا انسان ڈاکٹر کیلئے بھی معیوب نہیں ہے یہ تو فرشتہ تھا''۔ ''ان واقعات سے یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جس طرح تھوڑے تھوڑے موانع عالم مثال کی قوت سے رفع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح عالم مثال کی بڑی قوت استعمال کرنے سے بڑے موانع بھی دور ہو سکتے ہیں۔ اس سے انسان سمجھ لے گا کہ خالق کائنات اللہ تعالی ہے۔ یہ جسمانی نظام کسی دوسرے نظام کے تابع ہے بغیر باپ کے صرف ماں سے بیٹے کی پیدائش کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ صرف عیسیٰؑ کا واقعہ ہے۔ مگر ہم اس کو اس میں منحصر نہیں سمجھتے ہر قوم میں ایسی روایات موجود ہیں کہ ان کا بڑا بغیر باپ کے پیدا ہوا جس طرح حنفاء تمام روحانی قوتوں کو ملائکہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اسی طرح صابی، روحانی قوتوں کو نجوم و کواکب کی ارواح کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ہندوستان میں آریہ کے دو بڑے خاندان ہیں سورج بنسی اور چندر بنسی۔ مشہور یہ ہے کہ یہ دونوں آدمی کسی مرد کی اولاد نہیں ہیں بلکہ یہ سورج اور چاند کی اولاد ہیں عالم مثال کا تعلق تسلیم نہ کیا جائے تو نہ مسیحؑ کی پیدائش کو معقول بنایا جا سکتا ہے اور نہ کسی دوسری قوم کے ایسی واقعہ کو عالم مثال کی تحقیق تسلیم کرنے کے بعد ایسے دس واقعات کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ صحیح سند سے ثابت ہوں (۷)

(۴) مرداورعورت کے میلاپ سے توالد وتناسل کا سلسلہ بھی عام طریقہ سے جو چل رہا ہے اس کے متعلق قرآن مجید نے اشارہ فرمایا ہے۔ کہ مجامعت سے مرد کا مادہ منویہ اور عورت کا مادہ منویہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں تب بچہ کا بنیاد پڑتا ہے فلینظر الانسان مم خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب و الترائب (سورة الطارق ۵) انسان دیکھے کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایسے پانی سے پیدا کیا گیا جو کہ (مرد کی) پیٹھ اور (عورت کے) سینہ کی ہڈیوں کے مابین نکلتا ہے انا خلقنا الانسان من نطفة امثاج نبتلیه فجعلنا ه سمیعاً بصیراً" (سورة دهر آیت ۲) یعنی ہم نے بنایا آدمی کو ایک دورنگی بوند سے ہم پلٹتے رہے اس کو پھر کر دیا اس کو سننے والا دیکھنے والا (ترجمہ شیخ الھندؒ)۔و بدا خلق الانسان من طین ثم جعل نسله من سلالةمن ماء مهین (سجدہ آیت ۸۔۷) یعنی اور شروع کی انسان کی پیدائش گارے سے، پھر بنائی اس کی اولاد نچڑے ہوئے ہی بے قدر پانی سے "ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین ثم جعلنا ه نطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا لعلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشانا ه خلقا اخر فتبارک الله احسن الخالقین (المؤمنون آیت ۱۲،۱۵) یعنی ہم نے بنایا آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے پھر ہم نے رکھا اس کو پانی کی بوند کر کے ایک جمے ہوئی ٹھکانہ میں پھر بنایا بوند سے لہو جما ہوا پھر بنائی اس لہو جمے ہوئے سے گوشت کی بوٹی پھر بنائیں اس بوٹی سے ہڈیاں پھر پہنایا ان ہڈیوں پر گوشت پھر اٹھا کھڑا کیا اس کو ایک نئی صورت میں۔

کلوننگ:۔

۱۹۷۸ء میں ٹیسٹ ٹیوب نے بھی تہلکہ مچادیا جب پہلے بچہ ''لوایسی'' کی پیدائش کیمبرج کے بورن ہال ہسپتال میں ہوئی اور یہ ڈاکٹر رابرٹ ایڈرڈز، پیٹرک سٹیپٹو اور سائمن فشل کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔۱۹۶۲ء میں مینڈک پر،۱۹۸۴ء میں چوہوں پر کلوننگ کا تجربہ ہوا اور ۱۹۹۷ء میں بھیڑوں پر تجربہ ہوا اور کلوننگ کے ذریعے ڈولی نامی بھیڑ کا جنم ہوا۔ اس نے شہرت پکڑی ڈولی کا کلون سکاٹ لینڈ کی لیبارٹری روزلن انسٹی ٹیوٹ جو کہ ایڈ بزا شہر کے نزدیک واقع ہے تیار کیا گیا۔ یہ تجربات ڈاکٹر ایین ولمٹ اور ڈاکٹر کیتھ کیمبل کی محنت کا نتیجہ تھا۔ اب ڈاکٹر حضرات انسان کی کلوننگ کرنے کی تیاری میں ہیں اس کے ممکن ہونے کا اشارہ تو ۱۹۷۸ء میں بعض ڈاکٹروں نے دیا تھا مگر مغربی حکومتوں کی مخالفت کی وجہ سے ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا۔

کلوننگ کیا ہے؟ کس طرح روبہ عمل ہوتی ہے؟ کلوننگ کی معنی ہے کیمیائی عمل کے ذریعہ ایک چیز سے ہو بہو اس جیسے بہت سے افراد کا وجود میں لانا۔ جس طرح کالونی میں ایک طبقہ کے ایک جیسے لوگ رہتے ہیں تو کلوننگ کے ذریعے ایجاد ہونے والے افراد بھی ایک جیسے ہونگے اس لئے اس کا نام بھی کلوننگ رکھا گیا۔ کلوننگ کے سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ اس سے آسان اور پہلے وجود میں آنے والے فارمولہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کو سمجھیں جس کا علم کافی لوگوں کو ہو بھی چکا ہے۔

تولید کی دو قسمیں ہیں جنسی تولید اور غیر جنسی تولید۔ جنسی تولید میں مذکر (نر) کے جنسی خلیہ کا مرکزہ (سپرم) مؤنث کے خاص مواد بیضہ (انڈہ) میں داخل ہو جاتا ہے جہاں پر بھی مرکزہ موجود ہوتا ہے دونوں مرکزہ آپس میں مل کر یک جان ہو جاتے ہیں اور ان کا یہ ملاپ ہم بستری کے وقت رحم کے قریب ہوتا ہے اور وہ (دونوں مرکزوں کا جامع) انڈہ رحم میں محفوظ ہو جاتا ہے اور مناسب گرمی اور خوراک کے ذریعہ نشو نما پا کر ۹۔۱۰ ماہ میں بچہ کی صورت میں باہر آتا ہے۔ انسان کے اندر دس کھرب خلئے ہیں اور ہر خلیہ ۴۶ جنین پر مشتمل ہے سوئے جنسی خلیہ کے کہ وہ آدھے جنین پر مشتمل ہے۔ جب مذکر اور مؤنث کے خلیہ انڈہ میں جمع ہو جاتے ہیں تو جنین کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔ اس لئے جنسی خلیہ مرد کا بھی ناقص ہے اور عورت کا بھی ملنے کے بعد کامل ہو جاتے ہیں بچہ میں دونوں اطراف کے جنین ہیں اس لئے بچہ ہو بہو باپ یا ماں کے مثل نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے۔

بچہ کے اندر جتنے بھی خلیہ جنم لیتے ہیں ہر خلیہ میں ۴۶ جنین ہوتے ہیں لیکن رحم میں یا باہر انسان کے ہر خلیہ میں کام ایک جنین کرتا ہے باقی جنین خاموش رہتے ہیں مثلاً معدہ کے خلیہ کا صرف وہ جنین کام کرتا ہے جو ہضم کیلئے ہے جگر میں خون بنانے والا جنین کام کرتا ہے وغیرہ۔ (۸)

عورت کمزور ہے یا اس میں بانجھ پن کا کوئی مرض ہے یا مرد میں کمزوری ہے اور حمل قرار نہیں پاتا تو اس کیلئے جدید ایجادات میں ٹیسٹ ٹیوب سے بے بی کا طریقہ ایجاد ہوا ہے یعنی مشت زنی یا عزل کے ذریعے مرد کا مادہ منویہ حاصل کر کے اس سے خلیہ سپرم لیا جاتا ہے اور عورت کا بیضہ بطریق چھوٹی اپریشن حاصل کیا جاتا ہے پھر سپرم کو بیضہ میں داخل کر کے ۱۲ ہفتہ تک اس کو ایک ٹیوب میں رکھا جاتا ہے جس کیلئے رحم مادر والے لوازمات میسر کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پچکاری کے ذریعہ اس عورت یا کسی ادھار لی ہوئی عورت کے رحم میں ڈال دیا جاتا ہے اس میں غیر مرد سے سپرم قیمتاً یا ھبہ بھی لیا جاتا ہے۔ اگر عورت کے اپنے مرد میں جرثومے ناقص ناقابل خلقت ہوں اور کبھی کسی غیر عورت سے بیضہ قیمتاً یا ھبہ بھی لیا جاتا ہے۔ اگر عورت کے اپنے بیضہ میں قوت نہ ہو۔ کبھی سپرم اور بیضہ تو میاں بیوی کے ہوتے ہیں مگر کسی سبب سے ہم بستری سے وہ بیضہ رحم میں نہیں جا سکتا اس لئے اس کو ٹیوب میں رکھ کر پچکاری کے ذریعہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اور کبھی عورت کے اندر بچہ جننے قوت نہیں ہوتی کمزوری یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے تو وہ ٹیوب کسی غیر عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے اور اس عورت کو رحم کے استعمال اور بچہ جننے کی مشقت کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔

بہر حال اس فارمولہ میں بھی ٹیوب کو رحم عورت میں رکھنے کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔ ۱۹۹۶ء میں ایک ساٹھ سالہ عورت نے اپنی بیٹی کے بیضہ کو اپنے رحم میں رکھ کر اس کی نشو نما کی جہالت اور بے دینی میں ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔

ایک مفید نکتہ :۔

نر کے جنسی خلیہ میں کروموسوم (جنین) ایکس X بھی ہوتے ہیں اور یو U بھی اور مؤنث کے جنسی خلیہ میں صرف ایکس X

کروموسوم ہوتے ہیں اس لئے بچہ کے نر ہونے یا مادہ ہونے کا مدار نر کے جنسی خلیہ پر ہے اگر نر کے جنسی خلیہ میں یو U کروموسوم کا غلبہ ہوا تو بچہ نر ہوگا اور اگر ایکس X کا غلبہ ہوا تو بچہ مؤنث ہوگا اس معاملہ میں مادہ (مؤنث) کے جنسی خلیہ پر مدار نہیں ہے۔(۹) اس دور کے ان انکشافات سے احادیث نبوی ﷺ کے صداقت ظاہر ہوگئی ہے اس بارے آئی ہوئی احادیث کا بحث امام طحاویؒ متوفی ۳۲۱ھ نے مشکل الآثار میں کیا ہے۔ مشکل الآثار کی تلخیص ابوالولید بن رشد الجد مالکی نے کی اس تلخیص کی تلخیص قاضی یوسف بن موسی الحنفی نے کی اور اس کا نام المعتصر من المعتصر من مشکل الآثار رکھا ہے اس کے ایک بحث کا ترجمہ دے رہے ہیں۔

دو قابل ذکر حدیثیں :

(اول حدیث) ایک یہودی عالم نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے بچہ کی پیدا ہونے کے بارے میں پوچھا آپؐ نے فرمایا مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد ہوتا ہے جب اکٹھے ہوتے ہیں تو اگر مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آگئی تو بچہ نر ہوگا اور عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آگئی تو بچہ مؤنث ہوگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہودی عالم نے کہا آپ نے صحیح بات بتائی اور آپؐ نبی ہیں یہ کہہ کر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد آپ نے فرمایا جب اس نے پوچھا تو مجھے اس کا علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا علم عطا کیا۔

(دوسری حدیث) حضرت انسؓ کی والدہ اور حضرت طلحہؓ کی بیوی ام سلیمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اگر عورت خواب میں دیکھے کہ اس کے شوہر نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے تو اس پر غسل لازم ہوتا ہے کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں غسل واجب ہے۔ اگر پانی (اپنی منی) کے آثار دیکھے۔ ام المؤمنین ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ عورت کی بھی منی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ اگر نہ ہوتی تو عورت کے خاندان کی مشابہت بچہ میں کیسے آتی دونوں نطفوں میں سے جو بھی منی رحم میں پہلے جائے گی بچہ میں اس کی مشابہت غالب رہے گی ان دونوں حدیثوں کا آپس میں ٹکراؤ نہیں ہے کیونکہ پہلی حدیث میں ہے کہ مذکر مؤنث ہونا ایک پانی کے دوسرے پانی پر غالب آنے سے ہوتا ہے جب کہ دوسری حدیث میں ہے کہ مشابہت کا غلبہ رحم کے اندر پانی کے پہلے جانے پر ہوتا ہے ہر ایک حدیث کی اپنی معنی اور اپنا محل ہے۔ یہ جو حذیفہؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ چالیس دن گزرنے کے بعد ملائک رب العالمین سے پوچھتا ہے کہ اے رب یہ نر ہے یا مادہ ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ملائکہ کو نر یا مادہ ہونے کی خبر نہیں ہوتی جو غلبہ ماء کی وجہ سے عنداللہ طے ہو چکی ہے۔ اس لئے علم اللہ میں طی شدہ بات کے بارے وہ پوچھتا ہے حذیفہؓ کی دوسری حدیث میں ۴۲ دن کا ذکر ہے تو اس ثانی حدیث حذیفہؓ میں اس کی پہلی مروی روایت کے ابہام کا تفسیر ہے ان احادیث میں یہ باتیں مذکور ہیں۔

۱۔ مرد کی منی اور عورت کی منی میں رنگ کے اختلافات کے ساتھ ساتھ ان کی کیفیت میں بھی فرق ہے۔

۲۔ بچہ کے نر مادہ ہونے کا تعلق مواد کے غلبہ پر ہے۔

۳۔ رحم میں دونوں پانیوں بیضہ اور سپرم کے جانے میں تقدم تاخر بھی ہو سکتا ہے۔

۴۔ بچہ میں مشابہت کے غلبہ کا تعلق رحم میں جانے کی سبقت پر ہے۔ جس کا پانی رحم میں پہلے جائے گا اس کی شبہ بچہ پر غالب رہیگی۔

۵۔جدید تحقیقات کے مطابق استقرار (بیضہ کے جدار رحم سے چپکنے) اور ابتداء علوق (نر کے سپرم کا مؤنث کے بیضہ میں داخل ہو کر ملجانے) کے درمیان دو دن کا عرصہ ہوتا ہے اس لئے ایک حدیث میں ۴۰ دن اور دوسری حدیث میں ۴۲ دن کا ذکر ہوا ہے۔اول حدیث میں استقرار سے مدت کو شمار کیا گیا ہے اور دوسری روایت میں علوق اور احبال ہے۔

جدید انکشافات سے دنیا حیران ہے کہ خاتم الانبیاء ﷺ کی زبان مبارک سے جو باتیں چودہ صدیوں سے بھی پہلے صادر ہوئیں وہ آج کی تحقیقات کے مطابق ۱۰۰ فیصد درست ثابت ہو رہی ہیں ۴۰، ۴۲ دن کی روایات میں جو ۲ دن کا فرق مذکور ہے وہ بھی ڈاکٹر عبدالحمید یاب اور ڈاکٹر احمد قرقوز کی ایک تحقیق سے واضح ہو جاتا ہے و مما یلفت الانتباہ ھو ذالک السائل الشفاف اللزج و القوی التفاعل الذی تلاحظ علی عنق الرحم فی وقت الاباضة تماما و یستمر لیومین فقط ھذہ المادۃ فجذب النطاف و تزودھم بمقدرۃ علی اجتیاز جوف الرحم و الیق شکل جید فی سباقھا المثیر نخو العروس البویضة (۱۱) یعنی جو چیز توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے وہ سیال شفاف لیودار مادہ اور چپکنے والی موثر چیز ہے جس کو رحم کے دہانہ پر ملاحظہ کرتے ہیں پوری طرح بیضہ کے آنے پر اور یہ سیال مادہ فقط دو دن تک جاری رہتا ہے یہ مادہ نطفوں کو جذب کرتا ہے اور رحم کے جوف تک اور ان کی اپنی اصلی جگہ پر پہنچانے کا ذریعہ مناسب مقدار میں فراہم کرتا ہے۔اور بیضہ مین داخل ہونے کی اس کی کشش کو ٹھیک طریقے سے پورا کرتا ہے۔کلوننگ میں بیضہ اور رحم، مؤنث کا ہی کام آتا ہے البتہ جنسی طریقہ تولید اور اس مین فرق یہ ہے کہ کلوننگ میں مذکر یا مؤنث میں سے کسی ایک کا غیر جنسی خلیہ لیا جاتا ہے۔پستانوں سے لیا جائے یا پیٹ سے، گردن سے لیا جائے یا ران سے چونکہ غیر جنسی خلیہ میں تمام کے تمام ۴۶ جنین (کروموسوم) ہوتے ہیں۔جن کی کسی بھی جاندار کو ضرورت ہوتی ہے اس لئے جاندار کی پیدائش کے لئے وہ اکیلا خلیہ کافی ہے۔

اس غیر جنسی خلیہ کو مختلف مراحل سے گزار کر لیچر کئے ہوئے اس خلئے کے لئے مؤنث (مادہ) سے جنسی بیضہ حاصل کیا جاتا ہے بیضہ کی اپنی مرکزہ (مجموعہ کروموسوم) سے خالی کر کے اسی غیر جنسی خلیہ کے مرکزہ کو اس میں سمایا جاتا ہے۔پھر اس کو کسی بھی مؤنث (مادہ) کے رحم میں داخل کیا جاتا ہے اور وہ ۱۰۔۹ ماہ کے بعد بچہ کی صورت میں باہر آتا ہے جنسی خلایا ناقص ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک میں آدھے جنین ہوتے ہیں جن کے آپس میں ملجانے پر ہی جنین کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔اس لئے بچہ میں مشابہتیں باپ اور ماں کے دونوں خاندانوں کی ہوتی ہیں کسی خاندان کی زیادہ کسی خاندان کی کم لیکن کلوننگ میں صرف ایک طرف کا خلیہ پورے جنین کے ساتھ کام آیا ہے۔ بیضہ میں سے مرکزہ (مجموعہ جنین) کو نکال دیا گیا اس لئے بچہ میں مشابہتیں اور خاصیتیں سو فیصد اس جاندار کی ہوں گی جس کا خلیہ اور جس کے جنین استعمال ہوئے ہیں اس لئے بچہ اس جاندار کی کاپی ہوگی جس طرح فوٹو سٹیٹ مشین کے ذریعہ کسی چیز کی کاپی بنائی جاتی ہے۔ ایک ہی وقت میں کسی چیز کا کئی غیر جنسی خلئے لے کر کئی بیضوں میں داخل کر کے جدا جدا ٹیوب میں اور بعد میں مختلف ارحام میں ان کو رکھا جائے تو ہو بہو کاپی کی شکل میں کئی جاندار وجود میں آجائیں گے۔ایک بات ہے کہ اس کی جنس صاحب خلیہ کے تابع ہوگی یعنی اگر

غیر جنسی خلیہ نر سے لیا گیا ہے تو بچہ نر ہوگا اور اگر مؤنث سے لیا جائے گا تو بچہ مؤنث ہوگا۔ یہ ہو بہو اور کاپی ہونے کی وجہ سے اس طرح ہوگا آج تک سائنسی تجربات کے مطابق ایک طرف کا جنسی خلیہ تولید کیلئے ناکافی ہے کیونکہ جنسی خلیہ میں جنین کا مقدار آدھا ہے اس لئے پورا جاندار اس سے پیدا نہیں ہوگا۔ جب تک دوسرے جنسی خلیہ کے ساتھ نہ ملے اور سائنسی تجربات میں یہ بات بھی ہے کہ اس کیلئے آخر کار رحم مادر کی ہی ضرورت پڑتی ہے اور بیضہ مؤنث کے بغیر بھی کام نہیں چلے گا۔ آئندہ سائنس ترقی کرے اور مرغی کے انڈہ کی طرح جانور اور انسان کی پیدائش کیلئے بیضہ مؤنث سے باہر مناسب حالات میں رکھ کر پیدائش کا ذریعہ تلاش کرے تو ممکن ہے لیکن تا حال سائنس کو رحم مادر کا ہی محتاج بننا پڑ رہا ہے۔

اسلام کے حوالہ سے کلوننگ پر دو طرح کی نظر ڈالی جاسکتی ہے :-

(۱) کلوننگ ممکن ہے یا بکواس ہے؟

(۲) ممکن ہونے کی صورت میں اس عمل کی شریعت میں اجازت ہے یا نہیں؟

جہاں تک ممکن ہونے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ کلوننگ ممکن ہے، کلوننگ کا نہ قرآن مجید کی کسی آیت سے ٹکراؤ ہے اور نہ کسی صحیح حدیث سے تعارض ہے۔

اولاً: قرآن مجید کی ایک آیت ہے ویخلق ما لا تعلمون (سورة النحل ۸) یعنی اللہ تعالیٰ مستقبل میں ایسی چیزیں پیدا کرے گا جن کو اب تم نہیں جانتے۔ اس میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ بھی آجاتی ہیں۔

ثانیاً: دنیا میں جتنے بھی معجزات ہوئے ہیں یعنی ظاہری اسباب کے خلاف واقعات ظہور میں آئے ہیں وہ سب مستقبل میں اسباب کے تحت موجود ہوں گے۔ جس چیز کو ہزار ہا سال بعد اسباب کے ذریعہ وجود میں آنا ہے عالم مثال کے تعلق کے ذریعہ ہزار ہا سال پہلے وہ چیز وجود میں آئی کیونکہ عالم مثال میں وقت کا فرق نہیں ہوتا۔ آپ خواب میں ایک چیز کو کافی عرصہ پہلے موجود دیکھتے ہیں جب کہ اسباب کے جہاں میں وہ چیز کئی دنوں، مہینوں بلکہ سالوں کے بعد وقوع پذیر ہوتی ہے کیونکہ خواب کا عالم مثال سے تعلق ہے اور عالم مثال میں زمان یا مکان کا فرق نہیں ہوتا۔ معجزہ کی معنی خرق عادت ہے یعنی اس وقت کے معہود و معروف اسباب کے خلاف انبیاء کے ہاتھ پر کسی چیز کا ظہور معجزہ ہے۔ معجزہ کا معنی خرق العقل نہیں ہے یعنی عقل کے خلاف واقعہ کا ہونا یہ معنی معجزہ کی نہیں۔ مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے ایک قدم آگے جاتے ہوئے فرمایا ہے۔ ''انبیاء کے معجزات کے متعلق یہ جو مشہور ہے کہ وہ خارق العادۃ ہیں اور قانون کے دائرہ سے باہر ہیں یہ بات غلط ہے۔ بلکہ ان کا تعلق حظیرۃ القدس سے قائم ہو جاتا ہے۔ اس لئے طویل زمانوں اور بڑے تجربات کے بعد ہونے والے کام تھوڑے وقت میں کر سکتے تھے۔ لوگ پرندوں یا جانوروں کی بولیاں سیکھنا چاہیں تو اس کے لئے طویل زمانے درکار ہوں گے جس طرح اس زمانے میں جانوروں اور پرندوں کی زبانیں مدون ہوئی ہیں (۱۲)

لیکن داؤدؑ اور سلیمانؑ کو حظیرۃ القدس کے تعلق اور عالم مثال کی قوتوں کے تعاون سے یہ علم جلدی میں حاصل ہو گیا۔ تخت کا ہوا میں اڑنا زمین سے برقی سواری پر اوپر جانا، چاند تک زمین سے اپنی تاثیر پہنچانا وغیرہ ایسے معجزات ہیں جن کی نظیریں آج ہزار ہا سالوں کے بعد اسباب کے ذریعے وجود میں آئی ہیں۔ اس مضمون کے ابتدائی حصہ میں ہم نے واضح کیا کہ قرآن مجید نے اس دنیا میں انسانی تخلیق کے چار اقسام کے ظہور کا ذکر فرمایا ہے۔ قسم اول یعنی مٹی اور پانی سے انسان اول کی تخلیق کو اس بحث میں شامل نہیں کرتے شوہر بیوی کے جنسی اختلاط سے پیدا ہونے والا سلسلہ معمول ہے اس کے متعلق بھی بات کرنا غیر مفید ہے۔ باقی قرآن مجید میں مذکور دو قسم تخلیق کے ایسے ہیں جن کا عملی ظہور ہو چکا ہے اس کی معنی کہ دونوں صورتیں عملاً ممکن ہیں لیکن انسان کے تجربات ابھی اس سے بہت پیچھے ہیں۔ حضرت حواؑ غیر جنسی خلیہ سے پیدا ہوئی نہ اس کو بیضہ مؤنث میں رکھا گیا اور نہ رحم عورت میں یہ بھی ہوا کہ مرد کے غیر جنسی خلیہ سے عورت پیدا ہوئی جب کہ فی الحال موجودہ تجربات اس میں محدود ہیں کہ نر کے غیر جنسی خلیہ سے نر ہی پیدا ہو گا۔

حضرت عیسیٰؑ کی ولادت صرف ایک جنسی خلیہ سے ہوئی۔ بیضہ مؤنث اور رحم مادر کی صورت تو ہوئی لیکن اس ناقص خلیہ سے کامل انسان کی پیدائش ہوئی۔ آج تک کے تجربات اس سے بہت پیچھے ہیں ان تجربات کی رو سے جنسی خلیہ میں کروموسوم آدھے ہوتے ہیں ان سے کوئی جاندار پیدا نہیں ہو سکتا جب کہ عیسیٰؑ میں اس طرح کے عملی ظہور کی وجہ سے یہ صورت ممکن ہے اور اسباب کے ذریعہ وجود میں آسکتی ہے۔ ہم نے صرف انسانی پیدائش کے متعلق آیات کا حوالہ دیا ہے۔ مٹی سے پرندہ بنا کر پھونک مارنے سے اس کا زندہ اور اڑنے والا بن جانا جس طرح سورت آل عمران ۴۹۔ مائدہ ۱۱۰ میں ہے ہم نے تو اس کو بھی بحث میں نہیں لایا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کی رو سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ سائنس کی درمیانی منزل ہے۔ قرآن مجید کا اس بارے قدم بہت آگے ہے پتہ نہیں ہے کہ سائنسی انکشافات اور ایجادات کب تک وہاں پہنچیں گے۔ قرآن مجید کا مطالعہ انسان کو بہت آگے لے جائے گا۔ یہ چیزیں راستے کی ہیں اور ترقی کی آخری منزل ابھی تو دور تک دکھائی نہیں دے رہی اس لئے قرآن کے حوالے سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ کے امکان کا بحث عبث ہے۔

کلوننگ میں شرعی احکام :-

کلوننگ کے ساتھ شرعی احکام کا دو طرح سے تعلق ہے۔

اولاً: کلوننگ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

انسانی کلوننگ کا تو ابھی تصور اور فارمولہ ہے لیکن نباتاتی اور حیوانی کلوننگ عمل میں آچکی ہیں۔ درخت کی صدیوں سے مروج پیوندکاری اور قلم کاری اگر چہ بعینہ کلوننگ تو نہیں ہے مگر اس کے قبیلہ سے اس کا تعلق ہے۔ بہر حال نباتاتی کلوننگ اور حیوانی کلوننگ میں شرعاً کوئی حرج نہیں ایک عمدہ قسم کی گائے، بکری، عمدہ درخت کی کلوننگ کر کے ان جیسے ہزار ہا جانور اور بہترین درخت حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ کلوننگ کے ذریعے حاصل کئے ہوئے ایک جیسے متعدد حیوانی افراد کی تمیز اور پہچان کیلئے ذرائع کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ البتہ انسانی کلوننگ کے ساتھ کچھ شرعی مسائل کا تعلق ہے ان میں سرفہرست جواز اور عدم جواز کا مسئلہ ہے۔

کلوننگ کیلئے شرعی ضوابط وہی ہیں جو ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ہیں کیونکہ دونوں کا قریب قریب ایک ہی طریقہ کار ہے فرق صرف جنسی خلیہ اور غیر جنسی خلیہ کے حصول اور اسکے استعمال کا ہے۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے متعلق شرعی فتویٰ یہ ہے کہ ضرورت مند میاں بیوی کو اپنے ہی مواد سے اپنے اندر تلقیح صناعی (ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ حمل قائم کرانے) کی اجازت ہے۔ لیکن شوہر کے سپرم اور بیوی کے انڈہ پر مشتمل ٹیوب کو دوسری عورت کے رحم میں رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ اجنبی مرد کے نطفہ کو اپنے رحم میں رکھنے کی وجہ سے عورت کو زنا جتنا گناہ ہوگا۔ اسی طرح جس اجنبی مرد نے اپنا نطفہ دوسری عورت کے رحم میں ڈلوایا ہے اس نے بھی گویا زنا کا ارتکاب کیا ہے۔

بہر حال تلقیح صناعی کے جواز کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ شوہر کے سپرم میں جرثومے ہیں اور عورت کے انڈے میں صلاحیت سپرم کے جذب کی ہے لیکن مرد کی کمزوری کی وجہ سے یا آلہ تناسل کے صغر کی وجہ سے یا عورت کے رحم پر چربی چڑھ جانے کی وجہ سے یا جنسی عمل میں بیماری پیدا ہونے کی وجہ سے فطری طریقے پر رحم میں مواد نہیں پہنچایا جاسکتا اور میاں بیوی کو اولاد کی ضرورت ہے تو اسی صورت میں تلقیح صناعی کی شرعی گنجائش ہے۔ مفتی عبدالسلام چاٹگامی نے اس کے جواز کیلئے زیادہ شرائط رکھی ہیں، اس نے فرمایا ہے جواز کیلئے شرط ہے کہ شوہر کے نطفہ اور بیوی کے انڈہ کی تحصیل اور انڈہ میں نطفہ کا ادخال اور ٹیوب کو رحم مادر میں رکھنے کا پورا عمل میاں بیوی خود کریں تاکہ اجنبی مرد اور اجنبی عورت سے اعضاء مخصوصہ کے دیکھنے اور مس کرنے کے گناہ کا ارتکاب نہ ہو۔ (۱۳) لیکن صحیح فتویٰ اس طرح نہیں ہے۔ اولاد کے ضرورتمند زوجین کی اس ضرورت کو اعضاء مخصوصہ یا اس کے ارد گرد کسی عضو کی معمولی بیماری کے علاج کی طرح سمجھنا چاہئے جس طرح عام بیماری میں بھی مرد یا عورت ڈاکٹر کو اعضاء مخصوصہ کے دیکھنے اور مس کرنے کی شرعاً اجازت ہے تو ضرورت کے تحت کی گئی تلقیح صناعی میں بھی اس کی اجازت ہونی چاہئے۔ اگرچہ احتیاط کر کے شوہر کے سپرم حاصل کرنے کیلئے مرد ڈاکٹر ہونا چاہئے اور بیوی سے انڈہ حاصل کرنے اور ٹیوب کو رحم میں رکھنے کا کام عورت ڈاکٹر سے کرانا چاہئے۔

جامعہ ازھر کے ڈاکٹر احمد شرباصی نے فرمایا ہے اذا كانت هناك امرأة متزوجة برجل وهي صالحة للانجاب و هو كذالك صالح للانجاب ولكن هذا الزوج لا يستطيع لسبب ما ان يدخل ماه التناسلية الى موضع الحمل من زوجته الا بطريقته في رحم زوجته هوا واى الطب المستقيم السليم ان هذا هوا الطريق الوحيد و الا يسر للحمل فلا مانع شرعاً يمنع من ذالك لان هذا يعاون على ايجاد الذرية لهذين الزوجين المحرومين منها ولانه لاتوجد علاقة هنا الا بين الزوجين المباح لهما هذه العلاقة و في هذه الحالة تكون نظرة الشريعة الى التلقيح الصناعي بين الزوجين كنظرتها الى علاج الامراض والعلل و نظرتها الى استقاء العشرة الزوجية الطيبة بين هذين الزوجين (١٤)

مفتی عبدالسلام نے اس بات کی طرف توجہ نہیں فرمائی کہ مرد کے خاص اعضاء مرد کیلئے بھی نظر اور مساس میں حرام ہیں اور بیوی کے بغیر دوسری عورتوں کیلئے بھی اسی طرح عورت کے متعلق حکم ہے مگر مرد کے اعضاء مردوں کیلئے اور عورت کے اعضاء عورتوں کیلئے حرمت کی شدت میں اخف ہیں۔ زین ابن نجیم مصری صاحب بحرائق نے الاشباہ والنظائر میں فرمایا ہے والمرأة اذا وجب عليها الغسل ولم تجد سترة من الرجال تؤخره و الرجل اذا لم يجد سترة من الرجال لا يؤخر و يغتسل۔ و المرأة بين النساء كالرجل بين الرجال كذا في شرح النقاية اور فقیہ حموی نے شرح میں فرمایا ہے فان النظر الى الجنس اخف من النظر الى غير الجنس (۱۵) ابوالوفا افغانی شرح المختصر للسرخسی ص ۱۵۶۔۱۵۷ سے سرخسی کی عبارت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ النظر الى الجنس اخف" نظر الجنس الى غير الجنس اغلظ فيعتبر فيه تحقق الضرورة "(۱۶) حضرت امام محمدؒ نے مبسوط میں فرمایا ہے" فلا ينبغي ان ينظر الى ما تحت السرة الرجل من الرجل و المرأة حتى ياتي العذر فاذا جاء العذر فلا بأس بالنظر الى ذالك (۱۷) اس کے بعد امام محمدؒ نے کئی مثالیں دی ہیں ولادت، حقنہ (ڈوش)، ختنۃ الکبیر، ماتحت السرۃ میں زخم اور پھوڑے کے علاج، شوہر پر عنین ہونے کی مدعیہ کی بکارت کے معائنہ، کی مثالیں دے کر آخر میں فرمایا ہے۔"افلا ترى انه لا بأس بان ينظر النساء في هذه الحال في اشياء كثيرة نحو ذالك فان لم يجدوا لمرأة تداوي الجرح الذي بها او لقرحة و لم يقدروا على امرأة تعلم ذالك و خافوا على المرأة التي بها الجرح او القرحة ان تهلك او يصيبها بلاء او ذخلها من ذالك و جع لا يحتمل اولم يكن يداوي الموضع الارجل فلا بأس بأن يستتر منها كل شئ الا موضع الجرح او القرحة ثم يداويه الرجل و غض بصره بما استطاع عن عورت وذات محرم و غيرها في ذالك سواء (۱۸) امام محمد کی عبارات اور علامہ سرخسی کی تصریحات سے واضح ہے کہ مرد کے سپرم حاصل کرنے کی عورت ڈاکٹر کو اجازت نہیں ہے اور عورت کے انڈہ حاصل کرنے اور رحم میں رکھنے کا کام مرد ڈاکٹر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اولاد کی تحصیل اشد ضرورت میں شامل نہیں ہے لیکن مرد ڈاکٹر مرد کا سپرم حاصل کر سکتا ہے اور عورت ڈاکٹر عورت سے بیضہ حاصل کر سکتی ہے اور ٹیوب کو عورت کے رحم میں بھی رکھ سکتی ہے اس کیلئے اشد ضرورت کا ہونا شرط نہیں ہے، ادنیٰ ضرورت کا ہونا کافی ہے۔

ثانیا: نسب کا ثبوت اور بچہ کی وراثت وغیرہ میں شراکت:-

نسب ثابت ہونے کے الگ قوانین ہیں۔ گناہ کی صورت میں بھی بچہ کا نسب ثابت ہو جاتا ہے۔ جس عورت کے رحم میں بچہ نے پرورش پائی ہے اگر وہ عورت کسی کے نکاح میں ہے تو بچہ کا نسب اس عورت اور اس کے شوہر کے ساتھ لگے گا۔ غیر مرد جس کا نطفہ ٹیوب

میں ہے اور غیر عورت جس کا بیضہ اس ٹیوب میں ہے ان کا بچہ کے نسب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر رحم میں پرورش کرنے والی عورت کا اپنا بیضہ ہے اور اس کے اپنے شوہر کا سپرم ہے تب تو بچہ کا نسب بطریق اولیٰ انہیں کے ساتھ ملحق ہوگا اگر رحم میں پرورش کرنے والی عورت کسی کے نکاح میں نہیں ہے تو وہ بچہ ولد الزنا ہوگا اور اسی عورت کے ساتھ اس کا نسب ملحق ہوگا اور یہ بچہ اسی عورت کے خاندان اور قوم میں شمار ہوگا۔ مجامعت کے بغیر بچہ ہونے اور اس کے نسب کی مثال فقہاء کی ذکر کی گئی اس جزئی میں پائی جاتی ہے۔ ایک کنواری عورت کے ساتھ کسی نے فرج کے بغیر کسی دوسرے عضو میں صحبت کی اور مرد کا پانی کسی طرح اس کے فرج کے ذریعے اس کے رحم میں چلا گیا اور اس کا پردہ بکارت بھی سلامت ہے۔ (پانی پردہ کے مساموں سے اندر گیا ہے) تو ولادت کے قریبی وقت میں مرغی کے انڈہ کے ساتھ یا درہم (سکہ) کی نوک سے اس کے پردہ کو چاک کیا جائے گا تا کہ بچہ کی ولادت ممکن ہو سکے "البکر اذا جومعت فیما دون الفرج فحبلت بان دخل الماء فی فرجها فلما قرب اوان ولادتها تزال عذرتها ببیضة او حرف درهم لانه لا یخرج الولد بدون ذالک" (١٩) یہ بچہ اس کنواری ماں کا ہوگا اس کا کوئی باپ نہیں ہے جس کا پانی اندر گیا ہے شرعاً وہ بچہ کا باپ نہیں ہے۔

عدت اور نسب کے معاملہ میں اسلامی شریعت نے احتیاط کے ساتھ ساتھ بچہ کی مصلحت کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ احتیاط اور مصلحت کے سمجھانے کیلئے فقہاء کی ذکر کی گئی بعض دوسری جزئیات کا نقل کرنا بھی مناسب ہے۔

فقیہ زین ابن نجیم مصریؒ المتوفی سن ۹۲۹ھ نے فرمایا ہے" وفی کتب الشافعیة اذا ادخلت منیا فرجها ظنته منی زوج او سید وجبت العدة علیها کالموطوئة بشبهة ولم اره لاصحابنا والقواعد لاتاباه لان وجوبها لتعرف براءة الرحم کما سیاتی فی الحدود وجوبها بسبب ان الشبهة تقام مقام الحقیقة فی موضع الاحتیاط و ایجاب العدة من باب الاحتیاط ولا حد اعلیها فی هذه العدة" (٢٠) یعنی عورت نے کسی غیر مرد کی منی کو اپنے فرج میں ڈالی اس نے سمجھا کہ یہ منی میرے شوہر یا مالک کی ہے تو وہ عورت اپنے شوہر سے نہیں ملے گی جب تک عدت نہ پوری کرے تا کہ معلوم ہو جائے کہ اس منی سے حمل نے قرار پایا نہیں احتیاطاً عدت لازم ہے رحم کے صاف ہونے کے علم کیلئے۔ ظن کی اس لئے قید کی گئی کہ اگر عورت نے عمداً غیر کی منی کو اپنے فرج میں داخل کیا تو یہ صورت زنا کے زمرہ میں آئیں گے۔ زنا کا نطفہ محترم نہیں ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اسلئے نہ اس کی عدت ہے اور نہ بچہ میں اس کا واسطہ رہے گا۔ لیکن مغالطہ والے نطفہ کا احترام باقی ہے اور نسب میں بھی اس کو دخل ہے اسلئے یہ صورت موطوئۃ بشبھۃ کے فن میں آئے گی۔ اور عدت لازم ہوگی اور حمل قرار پانے میں نسب بھی ثابت ہوگا۔

درمختار میں ہے ادخلت منیه فرجها هل تعتد فی البحر بحثا نعم لا حیتا جها لتعرف براءة الرحم و فی النهر بحثا ان ظهر حملها نعم و الا لا " اس پر امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے

ای ادخلت زوجته من غیر خلوة ولا دخول قال فی البحر ولم ارحکم ما اذا وطئها فی دبرها او ادخلت منیه فی فرجها ثم طلقها من غیر ایلاج فی قبلها و فی تحریر الشافعیة وجوبها فیهما ولا بد ان یحکم علی المذهب به فی الثانی لان ادخال المنی یحتاج الی تعرف براة الرحم اکثر من مجرد الایلاج او قال فی النهر اقول ینبغی ان یقال حملها کان عدتها وضع الحمل والا فلاعدة

(۲۱) یعنی ایک عورت ابھی اپنے شوہر سے نہ ہم بستری ہوتی ہے اور نہ اکیلی ہوئی ہے اس نے اپنے خاوند کی منی کو اپنے فرج میں داخل کیا اور اسی حالت میں اس کو طلاق ہوگئی تو اس پر عدت ہے یا نہیں؟ یہ بحر الرائق کے صاحب نے فرمایا ہے کہ شافعی مذہب کے کتاب تحریر میں ہے کہ عدت لازم ہوگئی۔ میرے خیال میں لازم ہونی چاہئے کیونکہ صرف ادخال (بلا انزال) کی صورت میں بھی عدت ہے تو منی کا اندر داخل کرنا تو رحم کی براۃ کی معلومات میں اس سے بڑھ کر ہے۔ لیکن (صاحب بحر الرائق کے بھائی سراج بن نجیم مصری المتوفی ۱۰۰۵ھ کی کتاب نہر الفائق شرح کنز الدقائق) میں ہے کہ انتظار کیا جائے گا۔ اگر اس منی سے حمل نے قرار پایا تو عدت لازم ہوگئی ورنہ نہیں۔

" واطلق فی الولادة من السید فشمل ما اذا کان بجماع منه او بغیره لما فی المحیط عن ابی حنیفة اذا عالج الرجل جاریته فیما دون الفرج فانزل فاخذت الجاریة مائه فی شیء فاستدخلته فی فرجها فی حدثان ذالک فعلقت الجاریة وولدت فالولد و الجاریة ام ولد له" اھ یعنی ام ولد بننے کیلئے مالک سے ولادت کو عام لفظ سے تعبیر کیا اس میں جماع کے ذریعہ ہونے والی ولادت بھی شامل ہے۔ اور بغیر جماع کے ہونے والی ولادت بھی کیونکہ بحر (محیط) میں امام ابوحنیفہؒ سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی مالک نے اپنی لونڈی سے فرج کے بغیر کسی دوسری جگہ کام کیا اور اس کو انزال ہوگیا۔ لونڈی نے اس کے پانی (منی) کو کسی چیز سے لیا۔ اور اسی وقت اپنے فرج میں داخل کرایا پھر (اس سے) لونڈی حاملہ ہوگئی اور بچہ کو جنم دیا تو یہ بچہ اس مالک کا ہوگا اور لونڈی ام ولد بن جائے گی۔" علاء الدین الحصکفیؒ المعروف بمحمد الحصکفی الدمشقی المتوفی ۱۰۸۸ھ نے بھی مسئلہ ذکر کیا ہے۔" اذا ولدت الامة من سیدها ولو باستدخال منیه فرجها (۲۲) یعنی ام الولد وہ لونڈی ہے جس نے اپنے مالک سے بچہ کو جنم دی ہو چاہے مالک کی منی کو کسی کے ذریعہ اپنے فرج میں [illegible] نے سی ہی حاملہ کیوں نہ ہوگئی ہو۔

کلوننگ کے ذریعے عورت کے حاملہ ہونے کے مسائل بھی ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی طرح ہیں۔ شادی شدہ عورت کو کلوننگ کے ذریعے حمل ہوا تو وہ بچہ ثابت النسب ہوگا۔ اس کا باپ وہی ہوگا جس کے نکاح میں وہ عورت ہے۔ غیر جنسی خلیہ اس کا اپنا ہو شوہر کا ہو یا کسی اور مرد یا عورت کا ہو ہر حال میں بچہ میاں بیوی کا ہوگا غیر مرد یا غیر عورت کے خلیہ کو یا غیر عورت کے بیضہ کو اپنے فرج میں رکھنے کی وجہ سے وہ عورت زنا کی یا سحق (عورت کی عورت کے ساتھ زنا بصورت سحق) کے گناہ کی گنہگار ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے غیر جنسی خلیہ

ہے یا اپنے غیر جنسی خلیہ سے بارآور ہونا چاہے تو ضرورت کی صورت میں اس کیلئے جائز ہے۔غیر جنسی خلیہ لینے میں اعضاء محرمہ کے دیکھنے سے بچا جاسکتا ہے۔البتہ عورت کے بیضہ لینے اور ٹیوب کو فرج میں رکھنے کا کام عورت ڈاکٹر سے کرایا جائے۔انسانوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ کو صرف بانجپن کے علاج طور پر اور بحالت ضرورت استعمال کیا جائے۔اس میں ڈاکٹروں کی ذمہ داری ہے کہ تلقیح صناعی میں جائز ناجائز اور حلال حرام کو مدنظر رکھیں۔

آخر میں اسلامی فقہ کا کمیٹی ھند کے فیصلہ متفقہ طبی اخلاقیات میں سے ایک ٹکڑا نقل کرتا ہوں ڈاکٹروں کو اس کی پاسداری کرنی چاہئے

''پیشہ طب ایک جانب ایک اعلیٰ انسانی خدمت ہے تو دوسرے جانب اسلامی نقطہ نظر سے بھی باعث اجر وثواب ہے۔اسلام نے زندگی کے دیگر میدانوں کی طرح اس میداں میں بھی حدود اور آداب بنائے ہیں۔مسلم اطباء کو انہیں ملحوظ رکھنا چاہئے اس طرح ایک طرف وہ انسانوں کی جانب سے عزت واحترام کے مستحق ہونگے تو دوسری جانب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اجر وثواب سے بھی بھرہ ور ہونگے

(۲۳) ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ پر اس طرح کلیۃ عدم جواز کی فتویٰ نہ دی جائے جس طرح عیسائی اور یہودی علماء نے کلی طرح عدم جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ان کی تو مجبوری ہے ان کی موجودہ محرف کتابوں میں تحقیقات کے ساتھ چلنے کی صلاحیت نہیں ہے جب کہ اسلامی شریعت حنفیہ سحہ بیضاء ہے اسلام حقائق کے ادراک دینے والا مذھب ہے۔حقائق کے ساتھ اسکا ٹکراؤ نہیں ہے۔نئی تحقیقات اور نئے انکشافات سے قرآن وسنت مزید واضح اور آسان ہے۔اس کے مقابلہ میں منسوخ اور محرف کتابیں جدید سائنس سے ایک قدم بھی نہیں چل سکتیں۔آنکھیں بند کر کے سائنسی حقائق کے آگے جھکنے کے ہم قائل نہیں ہے لیکن خواہ مخواہ ٹکراؤ کی صورتیں نکالنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔جدید ٹیکنالوجی میں جائز اور ناجائز، حرام اور حلال کی تحدید کی جاسکتی ہے۔مگر خواہ مخواہ یکسر اسکے مسترد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

حوالہ جات:-

(۱)۔ حیاۃ الحیوان لکمال الدین الدمیری المتوفی ۸۰۸ھ ج ۱ ص ۵۰۲ مطبع البابی الحلبی مصر طبع ثالث ۱۹۵۶ع

(۲)۔ حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۵۰۹۔

(۳)۔ حیات الحیوان ج ۱ ص ۳۵۱۔

(۴)۔ تفسیر مولانا عبید اللہ سندھی املاء۔راقم مولانا محمد مدنی سندھی تلمیذ شیخ الہند (خطی) زیر طبع سندھیکا اکیڈمی کراچی۔

(۵)۔ ایضا۔

(۶)۔ ایضا۔

(۷)۔ ایضا۔

(۸)۔ کلوننگ کے بارے میں میری معلومات کا مدار کتاب ''کلوننگ' ایک تعارف از ڈاکٹر عبدالرؤف شکوری وفرخندہ منظور مطبوعہ شیخ غلام علی لاہور وناشر اردو سائنس بورڈ لاہور طبع اول سال ۱۹۹۸ع،

(۹)۔ مع الطب فی القرآن الکریم۔ڈاکٹر عبدالحمید رباب وڈاکٹر احمد قرقوز ص۴۹ مطبوعہ موسۃ علوم القران دمشق وبیروت ۱۹۸۴ع۔

(۱۰)۔ المعتصر من المختصر من مشکل الاثار للقاضی ابی لمحاسن یوسف بن موسی الحنفی ج اص۲۲۔۲۳ طبع ثالث مطبع بمعیۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۶۲ھ۔

(۱۱)۔ مع الطب فی القرآن ص۷۶۔

(۱۲)۔ تفسیر مولانا عبیداللہ سندھی (املاء)۔

(۱۳)۔ جواہر الفتاوی تصنیف مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی ج اص۲۲۶ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

(۱۴)۔ یسئلونک عن الدین والحیاۃ لاحمد الشرباصی استاذ بجامعۃ الازھر ج اص۲۵۱ دارالجیل بیروت۔

(۱۵)۔ غمز عیون الابصار الاشباء والنظائر الاحمد بن محمد الحنفی الحموی ص۱۱۴۔۱۱۵ طبع منشی نول کشور لکنؤ ۱۸۹۹ع۔

(۱۶)۔ حاشیۃ کتب الاصل المعروف بالمبسوط ج اص۶۵ طبع مکتبہ مدنیہ لاہور سن ۱۹۸۱ع۔

(۱۷)۔ کتاب الاصل لمعروف بالمبسوط لاامام محمد بن الحسن رح ج۳ ص۶۴ طبع مکتبہ مدنیہ لاہور سن ۱۹۸۱ع۔

(۱۸)۔ ایضا ص۶۶۔۶۷۔

(۱۹)۔ فتاوی عالمگیری ج۵ ص۳۶ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ ۱۳۹۸ع۔

(۲۰)۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق لزین العابدین ابن نجیم مصری ج اص۱۳۹ طبع رشیدیہ کوئٹہ۔

(۲۱)۔ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار للسید احمد طحطاوی حنفی ج۲ ص۲۲۶ مبعۃ المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ۔

(۲۲)۔ الدر المختار لمحمد الحصکفی المطبوعۃ علی ھامش الحواشی الطحطاویۃ ج اص۳۱۶ مطبوعہ مکتب عربیہ کوئٹہ۔

(۲۳)۔ جدید فقہی مباحث طبی اخلاقیات کے شرعی اصول وضوابط مرتبہ مولان مجاہد الاسلام قاسمی انڈیا ج اص۷ ۴۰ مطبوعہ ۱۹۹۸